www.KitaboSunnat.com

FLOW CHART

ترتیبی نقشۂ ربط

نظمِ جلی

MACRO-STRUCTURE

02- سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ کے چار بڑے پیراگراف

آیات 286 ..... مَدَنِيَّة ..... پیراگراف : 4

منصبِ خلافت وتوحید کے سلسلے کے تین رویوں
میں سے ایمان کا رویہ اختیار کرو!

آیات: 1 تا 39

1

آیات: 40 تا 141

بنی اسرائیل کی
امامت کے
منصب سے معزولی
کے اسباب
کی وضاحت اور
بنی اسرائیل کو
آخری شریعت
پر ایمان لانے
کی دعوت

2

مرکزی مضمون
امامت
کی تبدیلی

آیات: 142 تا 283

3

اسلام میں مکمل طور پر داخل ہو کر آخری رسول ﷺ کی آخری شریعت کے تمام احکامات پر
عمل کرتے ہوئے اُمتِ وسط کے حقیقی مصداق بن کر شہادت علی الناس کا فریضہ انجام دو۔

آیات 284 تا 286

آخری شریعت
کے احکام پر
نیک نیتی
کے ساتھ
حسب استطاعت
عمل کرو گے تو
غلبہ اور
اقتدار حاصل
کرو گے

4

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمانۂ نزول

سورۃ ﴿البقرۃ﴾ کا زیادہ تر حصہ 2 ہجری میں نازل ہوا۔ سود کی حرمت سے متعلق آیات (275 تا 281) غالباً 10 ہجری میں نازل ہوئیں۔ آخری تین آیات ہجرت سے پہلے ہی نازل ہو چکی تھیں۔ دو ہجری (2ھ) میں درج ذیل چار (4) سورتیں نازل ہوئیں۔

سورۃ ﴿البقرۃ﴾ کے بعد سورۃ ﴿الطلاق﴾، جنگِ بدر سے پہلے سورۃ ﴿محمد﴾ اور جنگِ بدر کے بعد سورۃ ﴿الانفال﴾ نازل ہوئی۔

سورۃُ البَقَرۃ کے فضائل

سورۃ البقرۃ کی فضیلت میں رسول اللہ ﷺ سے کئی صحیح احادیث منقول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

1۔ ﴿لَا تَجْعَلُوْا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ، إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ﴾

(صحیح مسلم: کتاب صلوۃ المسافرین، باب 29، حدیث: 1,860، عن ابی ھریرۃؓ)

”اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ! یقیناً جس گھر میں سورۃ البقرۃ پڑھی جاتی ہے، اُس سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔“

2۔ شیطان اُس گھر سے بھاگ جاتا ہے، جس میں سورۃ البقرۃ کی تلاوت کی جاتی ہے۔ (مستدرک حاکم، عن عبد اللہ بن مسعودؓ)

3۔ ﴿اِقْرَءُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ، وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ، وَلَا تَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ﴾ (اَيِ السَّحَرَةُ).

(صحیح مسلم: کتاب فضائل قرآن، باب 42، حدیث: 1,910، عن ابی اُمامۃ الباھلی)

”سورۃ البقرۃ پڑھا کرو! اس لیے کہ اس کا حاصل کرنا برکت ہے اور اِس کا چھوڑ دینا باعثِ حسرت ہے۔ اہلِ باطل (یعنی جادوگر) اس کے پڑھنے والے پر اثر انداز نہیں ہو سکتے“

4۔ ﴿اِقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ آلِ عِمْرَانَ، فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ، أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ، أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ، تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا﴾

(صحیح مسلم: کتاب فضائل قرآن، باب 42، حدیث: 1,910، عن ابی اُمامۃ الباھلیؓ)

”دو چمکتی سورتوں ﴿الزھراوین﴾ کو پڑھتے رہا کرو! یعنی سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران۔ اس لیے کہ یہ دونوں سورتیں روزِ قیامت بادل کی دو ٹکڑیاں ﴿غَمَامَتَانِ﴾ بن کر، یا دو سائے ﴿غَيَايَتَانِ﴾ بن کر، یا پرندوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوصف بستہ غول ﴿فِرْقَان﴾ کی صورت میں نمودار ہو کر، اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے، شفاعت کے لیے جھگڑیں گی۔"

سورۃ البقرۃ قرآن کی کوہان یعنی چوٹی ہے

5۔ ﴿لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ. وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ﴾

"ہر چیز کی ایک کوہان ہوتی ہے اور بلاشبہ قرآن کی کوہان یعنی چوٹی، سورۃ البقرۃ ہے"۔

(سنن ترمذی: ابواب فضائل القرآن، باب فضل سورۃ البقرۃ وآیۃ الکرسی، حدیث: 2,878: ضعیف)

6۔ ﴿بَيْنَمَا جِبْرِيلُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ سَمِعَ نَقِيضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: هٰذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ: هٰذَا نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ: أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهَا إِلَّا أُعْطِيتَهُ﴾

(صحیح مسلم: کتاب فضائل القرآن، باب فضل سورۃ الفاتحہ وخواتیم سورۃ البقرۃ، حدیث 1,913، عن ابن عباسؓ)

"نبی ﷺ کے پاس ایک مرتبہ حضرت جبریلؑ بیٹھے ہوئے تھے کہ جبرئیلؑ نے اوپر کی طرف سے دروازہ کھلنے کی سی آواز سنی اپنا سر اُٹھایا، پھر حضرت جبریلؑ نے کہا: "یہ آسمان کا دروازہ ہے، جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا تھا" اس دروازہ سے ایک فرشتہ اترا۔ جبریلؑ نے کہا: "وہ فرشتہ آج سے پہلے کبھی زمین کی طرف نہیں اترا"۔ اس فرشتے نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا اور کہا: "آپ ﷺ کو دو نور ﴿نُورَيْنِ﴾ مبارک ہوں، آپ ﷺ سے پہلے کسی نبی کو یہ دو نور نہیں دیئے گئے۔ فاتحۃُ الکتاب اور سورۃ البقرۃ کا آخری حصہ"۔ آپ ﷺ اس کا جو حرف بھی پڑھیں گے، اس کا ثواب دیا جائے گا۔"

سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات کی فضیلت

﴿الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ. مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ﴾

(صحیح بخاری: کتاب المغازی، باب 9، حدیث 3,786، عن ابی مسعود البدریؓ)

"جو شخص بھی، سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیتیں رات میں (سونے سے پہلے) پڑھے گا، اُس کے لیے یہ کفایت کر جائیں گی۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیۃ الکرسی کے فضائل

سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 255، ﴿آیت الکرسی﴾ کہلاتی ہے۔ اس آیت کے بارے میں کئی احادیث مروی ہیں۔

1۔ آیۃ الکرسی قرآن کی سب سے اعظم آیت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعبؓ سے فرمایا:

﴿يَا أَبَا الْمُنْذِرِ! أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ تَعَالَى مَعَكَ أَعْظَمُ؟ قلتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.
قَالَ: يَا أَبَا الْمُنْذِرِ! أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ تَعَالَى مَعَكَ أَعْظَمُ؟ قَالَ قُلْتُ:
﴿اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ قَالَ: فَضَرَبَ فِي صَدْرِي وَقَالَ: لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ أَبَا الْمُنْذِرِ!﴾

(صحیح مسلم فضائل قرآن وما یتعلق بہ، باب فضل سورۃ کہف وآیۃ الکرسی، حدیث: 1,921، عن ابی بن کعبؓ)

"ابا المنذر! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کی کتاب میں تمہارے پاس عظیم تر آیت کون سی ہے؟ میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول جانتے ہیں۔ فرمایا: ابا المنذر! تم جانتے ہو کون سی آیت اللہ کی کتاب میں تمہارے پاس عظیم تر ہے؟ میں نے کہا: ﴿اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ ابی بن کعبؓ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور فرمایا: ابا المنذر! (اے ابی بن کعبؓ) ! تمہیں یہ علم مبارک اور خوشگوار ہو۔" (اَبُو المُنذِر حضرت اُبی بن کعبؓ انصاری کی کنیت ہے)

2۔ آیۃ الکرسی قرآن کی سردار آیت ہے:

﴿لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ، وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ، فِيهَا آيَةٌ هِيَ سَيِّدَةُ آيِ الْقُرْآنِ، هِيَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ﴾

"ہر چیز کی ایک کوہان ہوتی ہے اور قرآن کی کوہان یعنی چوٹی، سورۃ البقرۃ ہے اور اس میں ایک آیت ہے، جو قرآن کی سب آیتوں کی سردار ہے اور وہ آیۃ الکرسی ہے۔"

(سنن ترمذی: ابواب فضائل القرآن، باب فضل سورۃ البقرۃ وآیۃ الکرسی، حدیث: 2,878: ضعیف)

3۔ ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنا چاہیے:

﴿مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ عَنْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنْ يَمُوتَ﴾

"جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا، اُسے جنت میں داخل ہونے سے، موت کے علاوہ کوئی اور چیز نہیں روک سکتی" (یعنی اُسے موت تک بہر حال انتظار کرنا پڑے گا)۔

(سنن نسائی الکبریٰ: کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب ثواب من قرأ آیۃ الکرسی دبر کل صلاۃ، 9,928)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4۔ سونے سے پہلی آیۃ الکرسی پڑھنا چاہیے:

"جو شخص رات کو سوتے وقت آیت الکرسی پڑھتا ہے، اللہ کی جانب سے اُس پر ایک محافظ مقرر کر دیا جاتا ہے، چنانچہ شیطان طلوعِ فجر تک اُس کے قریب نہیں آ سکتا۔"

(صحیح بخاری: کتاب الوکالۃ، باب اذا وکل رجلا فترک الوکیل شیئا، حدیث: 2,187)

5۔ آیۃ الکُرسی صبح تک ابلیس سے محافظت ہے:

حضرت ابو ہریرۃؓ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے صدقۂ فطر کی حفاظت پر مقرر کیا۔ ایک شخص آیا اور غلہ چوری کرنے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا: میں تجھے رسول اکرم ﷺ کے پاس لے جاؤں گا"

وہ کہنے لگا: "میں محتاج ہوں، عیالدار اور سخت تکلیف میں ہوں۔" چنانچہ میں نے اسے چھوڑ دیا، جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: "ابو ہریرۃ! آج رات تمہارے قیدی نے کیا کیا تھا؟ میں نے کہا: "اے اللہ کے رسول ﷺ! اس نے محتاجی اور عیالداری کی شکایت کی تھی، اس لیے اُس پر مجھے رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"چوکنے رہنا! وہ جھوٹا ہے، وہ دوبارہ تمہارے پاس آئے گا۔ چنانچہ اگلی رات وہ پھر آیا اور غلہ اٹھانے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا: "آج تو میں ضرور تمہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا۔" وہ کہنے لگا: "مجھے چھوڑ دو! میں محتاج ہوں اور عیالدار ہوں، آئندہ نہیں آؤں گا۔" مجھے پھر رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا:

"ابو ہریرہؓ!" تمہارے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے کہا: "اے اللہ کے رسول ﷺ! اس نے سخت محتاجی اور عیالداری کی شکایت کی تھی، مجھے رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:" ہوشیار رہنا! وہ جھوٹا ہے اور وہ پھر آئے گا۔"

چنانچہ تیسری بار میں تاک میں رہا۔ وہ آیا اور غلہ سمیٹنے لگا۔ میں نے کہا:" اب تو میں تمہیں ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا اور اب یہ تیسری بار ہے۔ ہر بار یہی کہتا رہا کہ پھر نہ آؤں گا، مگر پھر آتا رہا۔ اس نے کہا:" مجھے چھوڑ دو! میں تمہیں چند کلمات سکھاتا ہوں، جو تمہیں فائدہ دیں گے۔ میں نے کہا: وہ کیا کلمات ہیں؟

وہ شخص کہنے لگا: "جب تم سونے لگو تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو! اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ تمہارا نگہبان ہو گا۔ اور صبح تک شیطان تمہارے پاس نہیں آئے گا۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ میں نے اسے چھوڑ دیا، صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا:

"تمہارے قیدی نے آج رات کیا کیا؟ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری بات بتادی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿وَهُوَ كَذُوبٌ﴾ اس نے یہ بات سچی کہی، حالانکہ وہ کذاب ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا:

ابو ہریرہؓ! جانتے ہو تین راتوں سے تمہارے پاس کون آتا رہا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ﴿ذَاكَ شَيطان﴾ "وہ شیطان تھا۔"

(صحیح بخاری: کتاب الوکالۃ، باب اذا وکل رجلا فترک الوکیل شیئا، حدیث: 2187)

سورت کا کتابی ربط

پچھلی سورت ﴿الفاتحہ﴾ میں مذکور ﴿مَغضُوب﴾ قوم یہود کے خلاف فردِ جرم کا ذکر یہاں اس سورۃ البقرۃ میں ہے۔

اگلی سورت، ﴿آل عمران﴾ میں ﴿الضَّالِّين﴾ یعنی نصاریٰ کے خلاف فردِ جرم ہے۔

پچھلی سورت میں ﴿اِهدِنَا﴾ کے الفاظ کے ذریعے ہدایت کی درخواست کی گئی تھی۔ اس کے جواب میں پورا قرآن رکھ دیا گیا، جو متقین کے لیے ہدایت ہے۔ ﴿ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ﴾

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1۔ سورۃ ﴿البقرۃ﴾ میں ﴿بَلٰی﴾ کے لفظ کا دو (2) مرتبہ استعمال:

سورۃ البقرۃ میں ﴿بَلٰی﴾ کا لفظ دو (2) مرتبہ استعمال کیا گیا ہے۔ منفی اور مثبت دونوں طریقوں سے یہودیوں کو یہ بات سمجھائی گئی ہے کہ جنت اور دوزخ میں داخلے کا دارومدار، ایمان و کفر اور عملِ صالح و عملِ غیر صالح پر منحصر ہے۔ آیت 81 کا جواب، آیت 112 میں دیا گیا ہے۔

(a) ﴿بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾ (آیت:81)

(b) ﴿بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ (آیت:112) یہ دراصل تمہیدی حصے کی آخری دو آیات (38 اور 39) کی تفصیل ہے۔

2۔ سورۃ ﴿البقرۃ﴾ میں دو مشروط معاہدے اور اُن کا باہمی ربط:

آیت نمبر 40 میں ﴿اَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ﴾ "میرا عہد پورا کرو، (تب) میں بھی اپنا عہد پورا کروں گا"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے الفاظ سے بنی اسرائیل کے ساتھ ایک ﴿مشروط وعدہ﴾ کیا گیا تھا۔ انہوں نے بے وفائی کی۔ انہیں معزول کر دیا گیا۔

آیت نمبر 152 میں امتِ مسلمہ سے بھی ایک ﴿مشروط وعدہ﴾ کیا گیا ﴿فَاذْكُرُونِيٓ اَذْكُرْكُمْ﴾ "لہٰذا اگر تم مجھے یاد رکھوگے، (تو) میں بھی تمہیں یاد رکھوں گا"۔ ثابت ہوا کہ اللہ کا قانون سب کے لیے ایک ہے۔

3۔ سورۃ ﴿البقرۃ﴾ میں ایک ہی آیت کا دو مرتبہ استعمال اور ان کی حکمت:

آیت نمبر 47 اور آیت: 122 ایک ہی ہیں۔ یہ آیت دو بار آئی ہے۔ ان دو مقامات کے درمیان بنی اسرائیل کے خلاف فردِ جرم ہے۔ یہ قرآنِ مجید کا ایک اہم اسلوب ہے کہ ابتدائی بات کا آخر میں اعادہ (Re-cap) کر دیا جاتا ہے۔ ﴿يٰبَنِيٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ﴾ بنی اسرائیل کی نافرمانیوں کے سبب، انہیں معزول کر کے ان کے سر سے ﴿فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ﴾ کا تاج اُتار لیا گیا۔

سورۃ البقرۃ کا نظمِ جلی

سورۃ البقرۃ کا نظم چار (4) بڑے حصوں پر مشتمل ہے۔ ہر حصے کے ذیلی پیراگراف ہیں اور اُن کا اپنا ذیلی نظم ہے۔

1۔ ابتدائی انتالیس (39) آیات تمہیدی ہیں۔

2۔ دوسرا حصہ (آیات 40 تا 142) بنی اسرائیل کے خلاف فردِ جرم ہے اور اس میں اُن اسباب کی نشاندہی ہے، جن کی وجہ سے انہیں امامت کے منصب سے معزول کیا گیا۔

3۔ تیسرے حصے (آیات 143 تا 283) میں، اُمتِ مسلمہ کو امام اور ﴿اُمَّةً وَّسَطًا﴾ بنا کر آخری شریعت کے اَحکام دیے گئے ہیں۔

4۔ آخری تین آیات پر مشتمل حصے کی حیثیت اختتامیے کی ہے، جس میں چند اہم اصول بیان کیے گئے ہیں، جن سے امتِ مسلمہ کافروں پر غلبہ پا سکتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا حصہ	دوسرا حصہ	تیسرا حصہ	چوتھا حصہ
آیات 1 تا 39	آیات 40 تا 142	آیات 143 تا 283	آیات 284 تا 286
تمہید	بنی اسرائیل کے خلاف فردِ جرم اور امامت کے منصب سے بنی اسرائیل کی معزولی	امامت کے منصب پر امتِ مسلمہ کا تقرر	اختتامیہ

سورۃ البقرۃ کا مرکزی مضمون

سورۃ البقرۃ کا مرکزی مضمون امامت کی تبدیلی ہے۔

بنی اسرائیل کی امامت، حضرت یعقوبؑ اور حضرت یوسفؑ کے دور یعنی 1,900 ق م سے لے کر، حضرت محمدؐ کی بعثت یعنی 610ء تک قائم رہی۔ اِن کی اِمامت کا یہ دور، ڈھائی ہزار سال پر محیط ہے۔

بنی اسرائیل کے غیر معتدل اور غیر متوازن رویوں کے سبب، رسولؐ کی بعثت کے بعد انہیں اِمامت کے منصب سے معزول کیاگیا اور امتِ مسلمہ کو ﴿شَهَادَتَ عَلَى النَّاسِ﴾ کی ذمے داری سونپ کر، انہیں ﴿أُمَّةً وَسَطًا﴾ ”معتدل اور متوازن قوم“ کے خطاب سے نوازا گیا اور قیامت تک امامت کی فضیلت عطا کی گئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

FLOW CHART

نظمِ جلی

ترتیبی نقشۂ ربط

MACRO-STRUCTURE

سُورَۃُ الْبَقَرَۃِ کا پہلا تمہیدی حصہ

(آیات 1 تا 39) ...... پیراگراف : 3
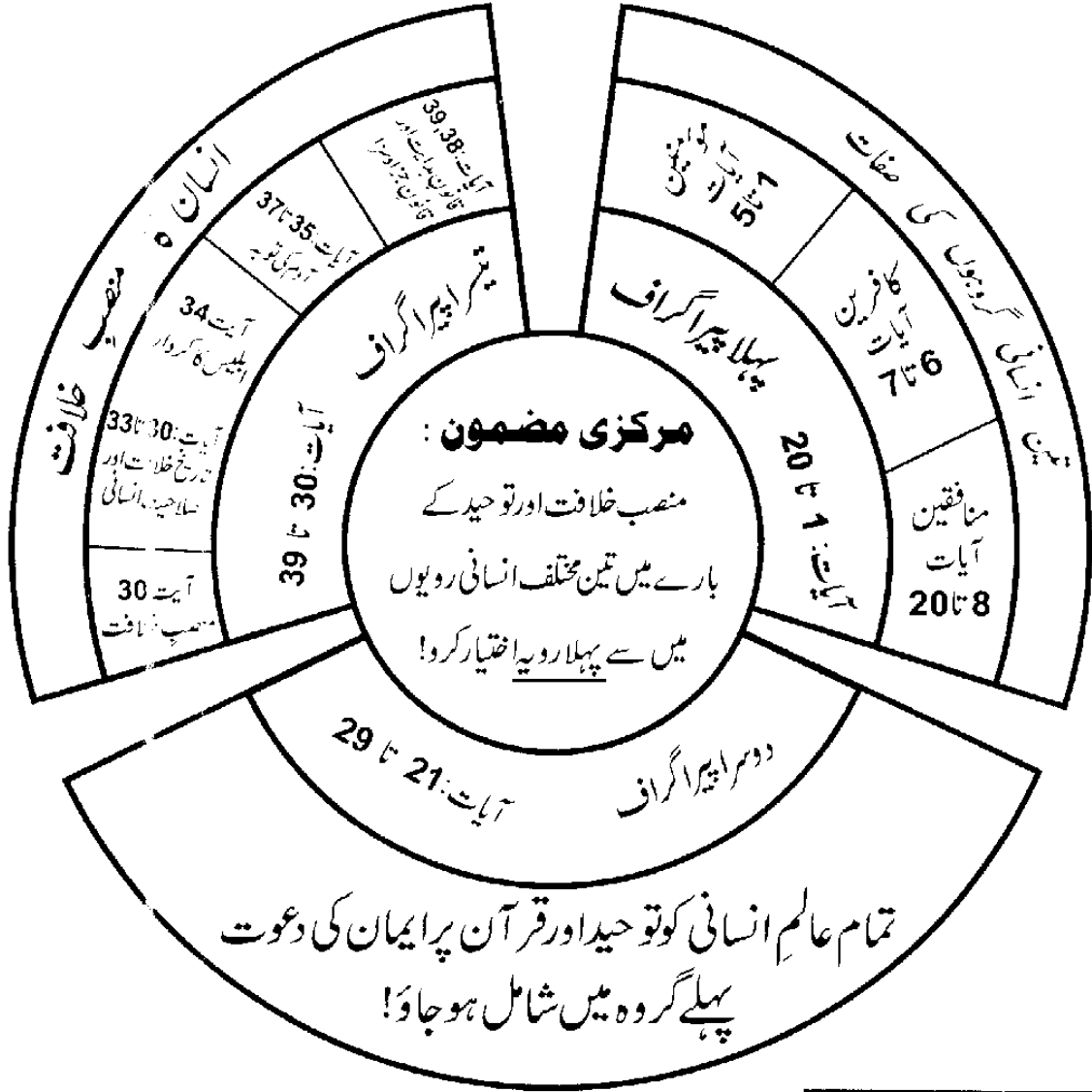
اہم الفاظ و مضامین

1- منصبِ خلافت کا لازمی تقاضا ہے کہ آدمی خیر و شر کے اختیار میں سے ، صرف خیر کو اپنا لے۔

2- کفر و نفاق سے بچ کر ، سچا مومن صالح بن جائے اور اللہ کے نائب اور خلیفہ کی حیثیت سے ، اُس کے احکامات پر حسنِ نیت کے ساتھ عمل کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

FLOW CHART

ترتیبی نقشۂ ربط

نظمِ جلی

MACRO-STRUCTURE

سُوْرَةُ الْبَقَرَة کا دوسرا حصہ

بنی اسرائیل کی معزولی کے اسباب

(آیات 40 تا 141) ...... پیراگراف : 6

مرکزی مضمون

بنی اسرائیل کو آخری شریعت پر ایمان لانے کی دعوت اور امامت کی فضیلت سے معزول کیے جانے کے اسباب کی وضاحت

1 — پہلا پیراگراف (آیات: 40 تا 46)
بنی اسرائیل کو اسلام کی دعوت

2 — دوسرا پیراگراف (آیات 47 تا 48)
بنی اسرائیل کو تخویف قیامت

3 — تیسرا پیراگراف (آیات 49 تا 79)
بنی اسرائیل پر احسانات اور ان کی نافرمانیاں اور جرائم

4 — چوتھا پیراگراف (آیات 80 تا 89)
- آیات 80 تا 82: بنی اسرائیل کا نسلی تعصب و تفاخر
- آیت 83: میثاق بنی اسرائیل
- آیات 84 تا 89: بنی اسرائیل کا اثم وعدوان اور جزوی پیروی

5 — پانچواں پیراگراف (آیات 90 تا 123)
- آیات 90 تا 91: بنی اسرائیل کا نسلی تعصب اور بغی
- آیات 92 تا 105: بنی اسرائیل کے جرائم
- آیات 106 تا 109: شریعت کی تبدیلی کی وجہ اور بنی اسرائیل کا حسد
- آیات 110 تا 115: اسلام کی دعوت اور ان کی نسل پرستی
- آیات 116 تا 123: شرک اعتراضات اور اھواء تخویف قیامت

6 — چھٹا پیراگراف (آیات 124 تا 141)
جدِ امجد ابراہیمؑ و یعقوبؑ کا راستہ اختیار کرنے کی دعوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترتیبی نقشہ/ربط **MACRO-STRUCTURE**

نظمِ جلی FLOW CHART

سُورَۃُ البَقَرَۃ کا تیسرا حصہ

آخری شریعت کے اَحکام

(آیات 141 تا 283) ..... پیراگراف: 12)

مرکزی مضمون:

اسلام میں مکمل طور پر داخل ہو کر آخری رسولؐ کی آخری شریعت کے اَحکام پر عمل کرتے ہوئے اُمتِ وسط کے حقیقی مصداق بن کر شہادت علی الناس کا فریضہ ادا کرو!

پہلا پیراگراف (آیات 141تا152)

شہادت علی الناس کا فریضہ ادا کرو!

آیت 143 اُمت وسط کا فریضہ شہادت حق ہے	آیات 144تا150 تحویل قبلہ	آیت 150 اہل کتاب سے نہ ڈرو!	آیت 151 مقصد رسالت	آیت 152 مشروط وعدہ

دوسرا پیراگراف (آیات 153تا158)

نماز، صبر، جہاد اور حج وعمرہ کے احکام

آیات 153تا157 نماز صبر وجہاد	آیت 158 حج وعمرہ

تیسرا پیراگراف آیات 159 تا 167 عقیدۂ توحید

آیات 159تا162 کتمان توحید کی سزا	آیت 163 توحید الوہیت	آیت 164 توحید ربوبیت	آیات 165تا167 توحید وشرک

چوتھا پیراگراف آیات 168تا176 رزقِ حلال وحرام کے اَحکام

آیات 168تا172 رزق حلال	آیت 173 رزق حرام	آیات 174تا176 کتمان احکام

پانچواں پیراگراف آیت 177 احکام کی روح

چھٹا پیراگراف (آیات178تا189) اَحکام

آیات 178,179 قصاص	آیات 180تا182 وصیت	آیات 183تا187 روزے	آیت 188 رشوت	آیت 189 قمری کیلنڈر

ساتواں پیراگراف (آیات 190تا207) جہاد وانفاق وحج کے اَحکام

آیات 190تا194 قتال وجہاد	آیت 195 انفاق	آیات 196تا203 حج وعمرہ	آیات 204تا207 طاغوت

آٹھواں پیراگراف (آیات 208تا213) ادخلوا فی السلم کافۃ

آیات 208تا212 مکمل اسلام کا مطالبہ	آیت 213 بنی اسرائیل کا اخلاق بغی

نواں پیراگراف (آیات 215تا218) انفاق وجہاد کے اَحکام

آیت 215 انفاق	آیات 216تا218 جہاد

دسواں پیراگراف آیات 217تا242 معاشرتی اَحکام

آیت 226 ایلاء
آیات 217,218 ارتداد اور ایمان	آیات 227تا232 طلاق
آیت 219 شراب وجوا	آیت 233 رضاعت
آیت 220 یتامیٰ	آیات 234,235 بیوہ کی عدت
آیت 221 نکاح	آیات 236,237 مہر
آیات 222,223 حیض	آیت 238 نماز خوف وامن
آیات 224,225 قسم کے اَحکام	آیات 239تا242 مہر

گیارہواں پیراگراف (آیات 243تا274) جہاد وانفاق کے اَحکام

آیت 243 جہاد	آیت 254 انفاق
آیات 244,245 انفاق	آیات 255تا259 جہاد کی دو قسمیں
آیات 246تا250 بنی اسرائیل کا جہاد	آیت 260 دلائل آخرت
آیات 251تا253 مقصد جہاد	آیات 261تا274 انفاق

بارہواں پیراگراف (آیات 275تا283) معاملات کے اَحکام

آیات 275تا281 سود	آیت 282 قرض	آیت 283 رہن

www.KitaboSunnat.com

FLOW CHART

ترتیبی نقشۂ ربط

نظمِ جلی

MACRO STRUCTURE

سُورَۃُ البقَرَۃ کا چوتھا اختتامی حصہ

(آیات **284** تا **286**) ...... پیراگراف : **3**

مرکزی مضمون :

آخری شریعتِ محمدی ﷺ کے اَحکام پر نیک نیتی سے حسبِ استطاعت عمل کرو!

پہلا پیراگراف
آیت 284

زمین و آسمان کا مالک اللہ ہے کل اختیار رکھتا ہے

زمین و آسمان کے مالک کے احکامات پر عمل درآمد کا محاسبہ نیت اور عمل کے مطابق کیا جائے گا

دوسرا پیراگراف
آیت: 285

آخری شریعت اور احکام پر بے شک پیغمبر محمد ﷺ اور اہل ایمان لے آئے

اُمتِ مسلمہ بنی اسرائیل کی طرح رسولوں میں تفریق نہیں کرتی۔

اُمتِ مسلمہ سمعنا و اطعنا کہتی ہے بنی اسرائیل کی طرح نہیں کہتی سمعنا و عصینا (93)

تیسرا پیراگراف
آیت: 286

قیامت تک اُمتِ مسلمہ کا اصل مقابلہ بنی اسرائیل کے ساتھ ہوگا

[illegible]

بنی اسرائیل کی طرح سخت احکامات نہیں دیے جائیں گے

نسیان (بھول) اور خطا پر مواخذہ نہیں ہوگا

برائیاں کمانے والے کو سزا اور نیکیاں کمانے والے کو جزا ملے گی

احکام پر حسبِ استطاعت عمل کیا جائے گا

اہم الفاظ و مضامین

1- آیت نمبر 93 کا جواب ، آیت 285 میں دیا گیا ہے۔

2- ﴿ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ﴾ سے بالخصوص بنی اسرائیل مقصود ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۃ البقرۃ کے تمہیدی حصے کا نظمِ جلی (آیات: 1 تا 39)

سورۃ البقرۃ کے پہلے تمہیدی حصے کا نظمِ جلی، چھ (6) پیرگرافوں پر مشتمل ہے۔

سب سے پہلے انسانوں کی تین (3) قسمیں بیان کی گئیں ہیں، مؤمنین، کافرین اور منافقین۔ پہلا گروہ جنتی اور دیگر دو (2) گروہ دوزخی ہوں گے۔

1- پہلے پیراگراف (آیات: 1 تا 5) میں، ﴿مؤمنین﴾ کی پانچ (5) صفات بیان کی گئی ہیں۔ ایمان بالغیب، نماز، اِنفاق قرآن اور سابقہ کتب اور آخرت پر ایمان۔

2- دوسرے پیراگراف (آیات: 6 تا 7) میں، ﴿کافرین﴾ کی صفات بیان کی گئیں ہیں۔ وہ ضدی ہیں۔ اُن پر تبلیغ کرنا اور نہ کرنا برابر ہے۔ دعوت کا اِنکار کرنے والوں پر مہر لگادی جاتی ہے۔

3- تیسرے پیراگراف (آیات: 8 تا 20) میں، ﴿منافقین﴾ کی صفات بیان کی گئیں اور دو تمثیلات سے اس کی وضاحت کی گئی۔

4- چوتھے پیراگراف (آیات: 21 تا 29) میں، دعوتِ توحید ہے۔ تمام دنیا کے انسانوں کو ﴿اُعبُدُوا﴾ کے الفاظ سے، اپنے ﴿خالق﴾ اور اپنے ﴿رب﴾ کی عبادت کی دعوت دی گئی ہے، تاکہ وہ انسانوں کے پہلے گروہ میں شامل ہو سکیں۔ ﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ﴾

5- پانچویں پیراگراف (آیات: 30 تا 37) میں، آدمؑ کی خلافت اور اُس کا استحقاق ثابت کیاگیاہے۔ آدمؑ نے اپنا سبق یاد رکھا اور تمام نام بتادیئے۔ آدمؑ اور ابن آدم کی کشمکش، قیامت تک متکبر و مغرور شیطان ﴿ابلیس﴾ سے جاری رہے گی، ابلیس جنات میں سے ہے۔ حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ نے غلطی مان کر توبہ کرلی، لیکن ﴿ابلیس﴾ نے اپنی غلطی تسلیم کرنے سے انکار کردیا۔

6- چھٹے پیراگراف (آیات: 38 تا 39) میں، واضح کیاگیا کہ قیامت تک (رسولوں کے ذریعے) ہدایت کا انتظام کر دیاگیاہے۔ جو شخص بھی ہدایت کی پیروی کرے گا، (وہ جنتی ہے) اُس کو خوف وحزن لاحق نہیں ہو گا۔ جو شخص بھی اسلام کی دعوت کا انکار کرے گا، وہ دوزخی ہو گا۔ اس تمہیدی حصے میں یہودیوں کو یہ اُصول بتایاگیا کہ جنت میں داخلہ نسب کی بنیاد پر نہیں ہو گا، بلکہ ہدایت کی پیروی کی بنیاد پر ہو گا۔

﴿فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۃُ البقرۃ کے تمہیدی حصے کا مرکزی مضمون

توحید اور منصبِ خلافت کے سلسلے میں، تین (3) مختلف گروہ ﴿مُؤمنین﴾، ﴿مُنافقین﴾ اور ﴿کافِرین﴾ کے ہیں۔

انسان کو چاہیے کہ وہ منصبِ خلافت کو سمجھ کر، ابلیس کے شر سے بچتے ہوئے، توحید اختیار کر کے، مؤمنین کے گروہ میں شامل ہو جائے اور جنت حاصل کرے۔

◈◈◈ ☼ ◈◈◈

سورۃ البقرۃ کے دوسرے حصے کا نظمِ جلی (آیات: 40 تا 142)

سورۃ البقرۃ کا دوسرا حصہ بھی چھ (6) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

1- پہلے پیراگراف (آیات 40 تا 46) میں، بنی اسرائیل (بالخصوص یہودیوں) کو اسلام کی دعوت دی گئی ہے۔
﴿وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ﴾ دوسروں کو تبلیغ کرنے سے پہلے اپنی ذات پر غور کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ (آیت:44)
ملاقاتِ رب پر یقین کے ساتھ جہاد ﴿الصبر﴾ اور نماز ﴿الصلوٰۃ﴾ سے مدد لینے کا حکم دیا گیا۔ (آیت:45)

2- دوسرے پیراگراف (آیات 47 تا 48) میں، بنی اسرائیل کو قیامت کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے، اُس دن کوئی کام نہ آئے گا۔

3- تیسرے پیراگراف (آیات 49 تا 79) میں، بنی اسرائیل پر اللہ کے 'احسانات' کا تذکرہ کیا گیا اور پھر انہیں ان کی 'نافرمانیوں اور جرائم' سے آگاہ کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرعون کے مظالم سے نجات دی۔ تورات سے نوازا۔ من وسلویٰ نازل کیا۔ بادلوں کا سایہ کیا۔ بارہ چشمے جاری کیے وغیرہ۔ لیکن بنی اسرائیل نے بچھڑے کی پوجا شروع کر دی۔ اللہ کو دیکھنے کا مطالبہ کیا۔ آیاتِ الٰہی کا انکار کیا، انبیاء کو قتل کیا، سبت کے قانون کی خلاف ورزی کی۔ گائے کو ذبح کرنے میں لیت ولعل سے کام لیا۔ تحریفِ آیات سے کام لیا، دنیاوی فائدوں کے لیے آیات گھڑ کر اللہ سے منسوب کیں وغیرہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4- چوتھے پیراگراف (آیات 80 تا 89) میں، بنی اسرائیل کو اُن کے نسلی تعصب اور تفاخر پر ملامت کی گئی۔ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ دوزخ میں صرف چند دن ہی کے لیے جائیں گے۔ جنت ان کا نسلی استحقاق ہے۔

﴿لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً﴾

آیت 83 میں، دس (10) نکاتی میثاق بنی اسرائیل ﴿وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ﴾ کا ذکر ہوا۔ جن کی دفعات یہ تھیں۔

توحید، والدین، اقرباء، یتامیٰ اور مساکین سے حسنِ سلوک، حسنِ کلام، اقامتِ نماز، ایتائے زکوٰۃ، قتلِ نفس سے اجتناب اور جلاوطنی کی ممانعت کی گئی۔

آیات 84 تا 89 میں، بنی اسرائیل کے ﴿اِثْم وَعُدْوان﴾ کا ذکر کیا گیا۔ وہ اللہ کے حقوق بھی پورے نہیں کرتے اور بندوں کے حقوق بھی۔ وہ لوگوں کو پہلے جلاوطن کرتے، پھر فدیہ لے کر دوبارہ شہریت عطا کرتے۔

بنی اسرائیل کی جزوی پیروی (Partial Submission) ﴿اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ﴾ کی سزا بتائی گئی کہ اس جرم کے مرتکب افراد کو دنیا میں رسوائی اور آخرت میں آگ کی سزا دی جائے گی۔

5- پانچویں پیراگراف (آیات 90 تا 123) میں، بنی اسرائیل کے نسلی تعصب اور ﴿بَغی﴾ کا ذکر کیا گیا، جس کے سبب وہ قرآن کا انکار کر رہے ہیں۔ بنی اسرائیل کے کفر کی وجہ ﴿بَغی﴾ اور اُن کا نسلی تعصب ہے۔

﴿اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا﴾ وہ لوگوں پر دست درازی کر کے ان کا استحصال کرنا چاہتے تھے۔ (آیت:90) وہ کہتے تھے کہ ہم اپنے خاندان کے رسولوں پر نازل کردہ وحی پر ایمان لائیں گے اور خاندان سے باہر یعنی بنی اسمٰعیل کے نبی (محمد ﷺ) پر نازل کردہ وحی پر ایمان نہیں لائیں گے۔

﴿نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ﴾ (آیت:91)

آیات:92 تا 105 میں، بنی اسرائیل کے جرائم گنوائے گئے۔ بچھڑے کو خدا بنالیا۔ عہد کرنے کے بعد ﴿سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا﴾ کہا۔ دنیاوی زندگی کے حریص ہیں۔ ﴿اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ﴾۔ حضرت جبریلؑ سے دشمنی کرلی۔ عہد و میثاق کرنے کے بعد اُسے اُٹھا کر پھینک دیا۔ ہاروت و ماروت سے جادو سیکھ کر خاندانی نظام کو تباہ کیا وغیرہ۔

آیات:106 تا 109 میں، بنی اسرائیل کے ﴿حسد﴾ کا پول کھولا گیا ﴿حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ﴾۔ حسد کی وجہ سے وہ مسلمانوں کو ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر دیکھنا چاہتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیات:110 تا 115 میں، بنی اسرائیل کی نسل پرستی اور خوش فہمیوں کا ذکر کیا گیا کہ وہ صرف یہودیوں اور عیسائیوں ہی کو جنتی سمجھتے ہیں، جب کہ ہر شخص جنت میں داخل ہو سکتا ہے، بشرط یہ کہ وہ ایمان لا کر عمل صالح کرے۔ ﴿لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى﴾

آیات:116 تا 123 میں، صاف صاف بتایا گیا کہ اللہ کی کوئی اولاد نہیں ہے۔ وہ کن فیکونی اختیارات کا مالک ہے۔ مسلمانوں کو خبردار کیا گیا کہ یہودی اور عیسائی مسلمانوں سے ہرگز راضی نہیں ہوں گے، جب تک کہ یہ ان کی پیروی نہ کریں۔ آخر میں یہود و نصاریٰ کو قیامت کے عذاب سے ڈرایا گیا۔ آیت:122 میں، آیت 47 کا اعادہ کر کے قیامت کے عذاب سے ڈرایا گیا۔

6- چھٹے اور آخری پیراگراف (آیات 124 تا 141) میں، بنی اسرائیل کو اپنے جد امجد حضرت ابراہیمؑ اور آباء (اسماعیلؑ اور اسحٰقؑ) کا راستہ اختیار کرنے کی دعوت دی گئی۔

انہیں بتایا گیا کہ خود حضرت ابراہیمؑ کو سب کا امام بنایا گیا تھا ﴿اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا﴾ لیکن ان سے بھی صاف صاف کہہ دیا گیا تھا ﴿لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ﴾ کہ یہ امامت، ایمان اور عمل سے مشروط ہے، آپ کی نسل کے ﴿ظالمین﴾ اور مشرکین پر اس کا اطلاق نہیں ہوگا۔ (آیت:124)

حضرت یعقوبؑ نے بھی مرنے سے پہلے اپنے تمام بیٹوں سے ایک خدا کی پرستش کا عہد لیا تھا۔ (آیت:133)

محمد ﷺ کے بارے میں بتایا گیا کہ آپؐ کی بعثت دعائے ابراہیمی ہی کی قبولیت کا نتیجہ ہے۔ اہل کتاب کو دینِ ابراہیمی کا اتباع کرنے کا حکم دیا گیا۔ ﴿بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِیْفًا﴾ (آیت:135)

اہل کتاب کو رسولوں میں تفریق نہ کرنے اور بنی اسمٰعیل میں اٹھائے جانے والے آخری رسول محمد پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی۔ (آیت:136) یہودیت اور عیسائیت کو چھوڑ کر اللہ کا رنگ ﴿صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً﴾ اختیار کرنے کی ہدایت کی گئی۔ (آیت:138)

سورۃ البقرۃ کے دوسرے حصے کا مرکزی مضمون

بنی اسرائیل کو، آخری رسول محمد ﷺ کی آخری شریعت پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی اور انہیں امامت کی فضیلت کے منصب سے معزولی کے اسباب تفصیلی طور پر بتائے گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۃ البقرۃ کے تیسرے حصے کا نظم جلی (آیات: 143 تا 283)

سورۃ البقرۃ کا تیسرا حصہ بھی بارہ (12) پیرگرافوں پر مشتمل ہے۔ اس حصے میں نئی امتِ مسلمہ کو 'آخری شریعت' کے احکام دیئے گئے ہیں۔

تیسرے حصے کے نظم کی خصوصیت

تیسرے حصے کے نظم کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مختلف قسم کے احکامات کے درمیان ﴿انفاق﴾ اور ﴿جہاد﴾ کا حکم دیا گیا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ احکام کے مکمل نفاذ کے لیے اسلامی حکومت کا قیام ضروری ہے اور حکومت کے قیام کے لیے مال کا جہاد یعنی ﴿انفاق﴾ اور جان کا جہاد یعنی ﴿قتال﴾ ضروری ہے۔

1- پہلے پیراگراف (آیات 142 تا 152) میں، ﴿شھادت عَلَی النَّاس﴾ کے منصب پر ﴿اُمتِ وَسط﴾ کے تعین کا ذکر ہے۔

بنی اسرائیل کو امامت سے معزول کر دیا گیا۔ خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے کی ہدایت دی گئی۔ (آیت:144)

تحویلِ قبلہ: تحویلِ قبلہ کا حکم 2ھ میں دیا گیا۔ اس سے پہلے سولہ (16) ماہ تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی جاتی رہی۔ تحویلِ قبلہ کے حکم کے دو مطلب تھے۔

(a) امامت بنی اسرائیل سے بنی اسمٰعیل کی طرف منتقل کر دی گئی ہے۔

(b) اپنے قبلہ یعنی خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک کرنا ہے۔ مسلمانوں نے یہ ہدف چھ سال بعد (رمضان 8ھ میں) حاصل کیا۔ تحویلِ قبلہ کے معاملے میں یہودیوں سے نہ ڈرنے کی ہدایت کی گئی۔

﴿فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ﴾ (آیت:150)

آخری امت سے مشروط وعدہ کیا گیا کہ اگر وہ اللہ کو یاد رکھیں گے، تو اللہ بھی انہیں یاد رکھے گا۔

﴿فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ﴾ (آیت:152)

جہاد ﴿صبر﴾ اور نماز سے کام لینے کی ہدایت کرتے ہوئے بشارت دی گئی کہ صابرین اور مجاہدین کے ساتھ اللہ کی مدد ہوگی۔ (آیت:153)

یہاں ﴿صابِرین﴾ سے مراد میدانِ جنگ میں ثابت قدمی دکھانے والے ﴿مجاھدین﴾ ہیں۔

اس پیراگراف میں جہاد کی تمہید ہے۔ (آیات:153-157)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2- دوسرے پیراگراف (آیات: 153 تا158) میں، حج اور عمرے کے احکام بیان کیے گئے۔
جہاد اور حج میں کئی پہلوؤں سے مماثلت پائی جاتی ہے۔

3- تیسرے پیراگراف (آیات: 159 تا167) میں عقیدۂ توحید پر زور دیا گیا، جس کے بغیر احکام پر صحیح عمل درآمد نہیں ہو سکتا۔ توحید ربوبیت کے دلائل فراہم کئے گئے اور شرک کا ابطال کیا گیا ہے۔

4- چوتھے پیراگراف (آیات:168 تا176) میں حلال و حرام کے احکام بیان کیے گئے۔
زمین کی تمام پاک چیزوں کو حلال کیا گیا۔ حلال و حرام کے معاملے میں ﴿مَا اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَ نَا﴾ کے بجائے ﴿مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ﴾ کی پیروی کا حکم دیا گیا۔ چار چیزیں مردار، خون، سور کا گوشت، اور غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ حرام ٹھہرایا گیا۔ حالتِ اضطرار میں چھوٹ دی گئی۔ ﴿مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ﴾ کے چھپانے ﴿کِتمان﴾ کی سزا دوزخ کی آگ ہو گی۔

5- پانچویں پیراگراف (آیت:177) میں احکام کی روح بیان کی گئی۔ اس آیت کو ﴿آيَةُ الْبِرّ﴾ کہتے ہیں۔
سچے اور متقی لوگ وہی ہیں، جو مشرق و مغرب کی طرف رخ کرنے کو زیادہ اہمیت دینے کے بجائے، ایمان لا کر اللہ کے حقوق اور بندوں کے حقوق ادا کرتے ہیں۔ نماز و زکوۃ کے علاوہ عہد کو پورا کرتے ہیں اور جنگ میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

6- چھٹے پیراگراف (آیات: 178 تا189) میں، قصاص، وصیت، صوم، رشوت وغیرہ کے احکام بیان کیے گئے۔
(a) قصاص کو فرض کیا گیا۔ مقتول کے ورثاء راضی ہو جائیں تو فدیہ دیا جا سکتا ہے۔
قانونِ قصاص کو زندگی کہا گیا۔ ﴿وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ﴾ (آیت:178، 179)
(b) رمضان کے روزے فرض کئے گئے۔ مسافروں اور بیماروں کو قضاء روزوں کی سہولت عطا کی گئی۔ (آیت:184، 183)
(c) حاکموں کو رشوت دے کر باطل طریقے سے مال کھانے کی ممانعت کی گئی۔ (آیت:188)

7- ساتویں پیراگراف (آیات: 190 تا207) میں جہاد، انفاق اور حج کے احکام بیان کیے گئے۔
(یہاں جہاد کا مضمون دوسری مرتبہ آیا ہے۔) حج کے مہینوں کا تعین چاند سے ہو گا۔ پھر جہاد و قتال کا حکم دیا گیا۔
جہاد و قتال کا مقصد فتنوں کا خاتمہ ہے ﴿وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ﴾ (آیت:193)
﴿انفاق﴾ میں احسان کا حکم دیا گیا۔ عدمِ انفاق کا انجام اجتماعی خودکشی ہے اور انفاق پر محبتِ الٰہی کی ضمانت دی گئی۔ (آیت:195)
حج کے احکام بتائے گئے اور زادِ راہ ساتھ لے جانے کا حکم دیا گیا۔ (آیات:196 تا203)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حج کے بعد ﴿ طاغوت ﴾ کا ذکر ہوا۔ ﴿ طاغوت ﴾ وہ سرکش قوت ہے، جس سے ﴿ جہاد ﴾ کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔

اس کی باتیں بھلی معلوم ہوتی ہیں، لیکن یہ فسادی نسلوں کو تباہ کر دیتا ہے اور ہری بھری کھیتیاں اجاڑ دیتا ہے۔

یہ جہنمی ہو گا۔ اس کے خلاف لڑنے والے نیک لوگ ﴿مَرضَاتِ اللہ﴾ یعنی اللہ کی خوشنودی کے طلبگار ہوتے ہیں۔ (آیات: 204 تا 207)

8- آٹھویں پیراگراف (آیات: 208 تا 213) میں کامل اسلام کا مطالبہ کیا گیا۔

مسلمانو! پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ ﴿ اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً ﴾ (آیت: 208) شیطان کے راستے پر نہ چلو۔ مسلمانوں کو، بنی اسرائیل کی طرح ﴿بغی﴾ یعنی زیادتی سے بچنے کا حکم دیا گیا۔ (آیت: 213)

9- نویں پیراگراف (آیات: 214 تا 218) میں انفاق و جہاد کے احکام بیان کیے گئے۔

(یہاں جہاد کا مضمون تیسری مرتبہ بیان ہوا ہے)

﴿جہاد﴾ میں شرکت اور آزمائشوں کے بغیر، جنت میں داخلے کو آسان نہیں سمجھنا چاہیے۔

﴿اِنفاق﴾ کی ترغیب اور ناگوار چیزوں میں بھی موجود خیر کی وضاحت کر دی گئی۔

ایمان لا کر ہجرت اور جہاد کرنے والے، اللہ کی رحمت کے امیدوار ہوتے ہیں۔ (آیت: 218)

10- دسویں پیراگراف (آیت 219 تا 242) میں شراب، یتامیٰ، نکاح، حیض، قسم، ایلاء، طلاق، رضاعت، عدت، مہر وغیرہ کے معاشرتی اَحکام بیان کیے گئے۔

(a) شراب اور جوئے میں فائدے کم اور نقصانات زیادہ ہیں (219) شراب کے بارے میں یہ پہلا تدریجی حکم تھا۔ پھر سورۃ نساء کی آیت: 143 اور حتمی طور پر حرمتِ شراب کے لیے المائدہ کی آیت: 90 نازل ہوئی۔

(b) یتامیٰ کے اموال کے ساتھ شراکت کی اجازت دی گئی۔ (آیت: 220)

(c) مشرک عورتوں سے نکاح کو حرام ٹھہرایا گیا۔ (آیت: 221)

(d) حیض کی حالت میں بیویوں کے پاس جانے کی پابندی عائد کی گئی۔ (آیت: 222)

(e) ﴿اِیلاء﴾ کے سلسلے میں وضاحت کی گئی کہ جو لوگ اپنی بیویوں کو ہاتھ لگانے کی قسم کھالیں، ان کے لیے چار ماہ کی مدت ہے۔ اسکے اندر انہیں رجوع کرنا چاہیے یا طلاق دے دینا چاہیے، معلق نہیں چھوڑنا چاہیے۔ (آیت: 226)

(f) طلاق کی عدت تین ﴿ثَلٰثَۃَ قُرُوْٓءٍ﴾ یعنی حیض یا طہر بیان کی گئی۔ (آیت: 228)

(g) حمل چھپانے سے روکا گیا۔ (آیت: 228)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(h) عورتوں کے حقوق مردوں کی طرح ہی ہیں، لیکن مردوں کا ایک درجہ بڑا ہے۔ (آیت:228)

(i) طلاق دو مرتبہ ہے۔ دو مرتبہ رجوع کیا جا سکتا ہے۔ (آیت:229)

(j) تیسری طلاق کے بعد رجوع ممکن نہیں ہے۔ (آیت:230)

(k) خلع: بیوی شوہر کا دیا ہوا مہر واپس کر کے خلع کا مطالبہ کر سکتی ہے۔ (آیت:229)

(l) تیسری مرتبہ طلاق کے بعد، سابقہ بیوی صرف اُس صورت میں حلال ہو سکتی ہے، جب عورت کسی اور مرد سے شادی کر لے اور وہ مر جائے یا اُسے طلاق دے دے۔ (آیت:230)

(m) بیویوں اور عورتوں سے حسنِ سلوک کی نصیحت کی گئی۔ (آیات:231،232)

(n) رضاعت کے سلسلے میں بتایا گیا کہ اس کی زیادہ سے زیادہ مدت دو سال ہے۔

(o) باپ کے ذمے بچے کے اخراجات ہیں۔ (آیت:233)

(p) بیوہ کی عدت چار ماہ دس دن ہے (آیت:234) عدت میں نکاح اور پیغامِ نکاح کی ممانعت کر دی گئی۔ (آیت:235)

(q) مہر: رخصتی سے پہلے طلاق دی جائے تو نصف مہر ادا کرنا ہو گا، لیکن دونوں فریق فیاضی اور احسان کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔ (آیات:237،236)

(r) مطلقہ عورتوں کو مہر اور متاع سے نوازنا ضروری قرار دیا گیا۔ (آیات:241،242)

11- گیارہویں پیراگراف کا نظم:

گیارہویں پیراگرف (آیات 243 تا 274) میں جہاد و انفاق کے احکام بیان کیے گئے۔

(یہاں جہاد اور انفاق کا مضمون چوتھی مرتبہ بیان ہوا ہے)

آیت نمبر: 243 بنی اسرائیل کے جہاد سے متعلق ہے۔

آیت نمبر: 244 میں امتِ مسلمہ کو جہاد کا حکم دیا گیا۔

آیت نمبر: 245 میں، ﴿قرضِ حسنہ﴾ کے ذریعے جہاد کے لیے ﴿إِنفاق فِي سَبِيلِ الله﴾ کا مطالبہ کیا گیا۔

آیات نمبر: 246 تا 250 میں، بنی اسرائیل کے جہاد کا ذکر ہے، جو حضرت ﴿طالوت﴾ کی قیادت میں کیا گیا اور ﴿جالوت﴾ کو شکست دی گئی۔

آیت نمبر: 251 تا 253 میں، مقصدِ جہاد کی وضاحت ہے۔ جہاد کے ذریعے اللہ تعالیٰ ایک ظالم قوم کو دفع کرتا ہے ورنہ زمین فساد سے بھر جائے۔ جہاد کے ذریعے اللہ تعالیٰ کائنات پر فضل فرماتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْفَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ﴾ (آیت:251)

آیت نمبر: 254 میں، مسلمانوں کو ﴿اِنفاق فِي سَبِيلِ الله﴾ کا حکم ہے۔ اس کے بعد 6 آیات پر مشتمل جملۂ معترضہ ہے۔ (آیت 255 تا 260)۔ ﴿اِنفاق فِي سَبِيلِ الله﴾ کا یہ مضمون آیت نمبر 261 سے دوبارہ شروع ہوتا ہے اور 14 آیات کے بعد آیت: 274 پر ختم ہوتا ہے۔

جملۂ معترضہ

آیت نمبر: 255۔ آیۃ الکُرسی ہے۔ اس میں اللہ کی صفات کے ذریعے، اللہ کی ذات کا تعارف کرایا گیا ہے۔

آیت نمبر: 256 میں ﴿رُشد﴾ اور ﴿غَيّ﴾ کا فرق بیان کرکے، جہاد کی دو قسمیں بتائی گئیں ہیں۔ اللہ کے لیے جہاد اور طاغوت کے لیے جہاد۔ اللہ کے سہارے کو مضبوط سہارا کہا گیا ہے۔

آیت نمبر: 257 میں، آیت الکرسی کی صفات والے خدا ﴿الله﴾ کو مسلمانوں کا ولی اور ﴿طاغوت﴾ کو کافروں کا ﴿ولی﴾ بتایا گیا ہے۔

آیت نمبر: 258 میں، ﴿رُشد﴾ کی مثال حضرت ابراہیمؑ سے اور ﴿غَيّ﴾ کی مثال نمرود سے دی گئی ہے، جو اپنے وقت کا ﴿طاغوت﴾ تھا اور جس نے زندگی اور موت کے اختیارات کا دعویٰ کیا تھا۔ نمرود منکرِ آخرت بھی تھا۔ حضرت ابراہیمؑ نے آخرت کی پہلی عقلی دلیل دے کر نمرود کو ششدر کر دیا۔

آیت نمبر: 259 میں، دوسری دلیل آخرت فراہم کی گئی۔ ﴿طاغوت﴾ سے مقابلے کے لیے جہاد سے پہلے آخرت پر یقین کامل لازمی اور ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو 100 سال کی موت کے بعد زندگی عطا کی۔

آیت نمبر: 260 میں، تیسری دلیل آخرت فراہم کی گئی۔ حضرت ابراہیمؑ کو، چار پرندے لے کر مانوس کرنے اور پھر انہیں ذبح کرکے چار مختلف پہاڑوں پر رکھ کر آواز دینے کا حکم دیا گیا۔ پرندے زندہ ہو کر آ گئے۔

آیات نمبر: 261 تا 274 میں، ﴿اِنفَاق فِي سَبِيلِ الله﴾ کا مضمون، دوبارہ بحال ہو گیا۔

اِنفاق کے آداب بیان کیے گئے۔ انفاق اللہ کے لیے ہو، احسان نہ جتایا جائے۔ تکلیف نہ پہنچائی جائے۔ چھانٹ چھانٹ کر گندا مال نہ دیا جائے۔ چھپا کر دینا بہتر ہے۔ انفاق میں ریاء کاری نہ ہو۔ انفاق دل کی تثبیت کے ساتھ ہو۔ انفاق کے بعد سود کی حرمت کا ذکر ہوا، کیونکہ یہ فیاضی اور بخل پر مشتمل دو متضاد انسانی رویے ہیں۔

12- بارہویں پیراگراف (آیات: 275 تا 283) میں سود، قرض اور رہن کے احکام بیان کیے گئے۔

تیسرے حصے کے بارہویں ذیلی پیراگراف میں معاملات کے احکام ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(a) آیات نمبر: 275 تا 281 میں سود کی حرمت کے احکام ہیں۔ اللہ نے سود کو حرام اور تجارت کو حلال کیا ہے۔ سود خوروں سے اعلانِ جنگ کیا گیا۔ سود خوروں کو دوزخی کہا گیا۔

(b) آیت نمبر: 282 میں قرض کے احکام ہیں۔ قرض کی دستاویز لکھ لی جائے اور گواہ بنا لیے جائیں۔ گواہ دو (2) مرد ہوں یا ایک مرد اور دو عورتیں۔ اس حکم کا مقصد سماجی اور معاشی عدل کا قیام ہے۔

(c) آیت نمبر: 283 میں رہن کے احکام ہیں۔ سفر میں ﴿رِهَانٌ مَقبُوضَة﴾ کی سہولت دیتے ہوئے تقویٰ کے ساتھ برحق گواہی دینے اور گواہی نہ چھپانے کا حکم دیا گیا۔

سورۃ البقرۃ کے تیسرے حصے کا مرکزی مضمون

آخری امت کو، اپنے منصبِ امامت کا احساس کرتے ہوئے، ﴿أُمتِ وَسَط﴾ کے حقیقی مصداق بن کر، اسلام میں مکمل طور پر داخل ہوکر، آخری رسول محمد ﷺ کی آخری شریعت کے احکام پر نیک نیتی سے عمل کرتے ہوئے ﴿شهادت على الناس﴾ کے فریضے کو ادا کرنا چاہیے۔

سورۃ البقرۃ کے چوتھے اور آخری حصے کا نظمِ جلی (آیات: 284 تا 286)

سورۃ البقرۃ کا چوتھا اور آخری حصہ تین (3) آیات پر مشتمل ہے۔ اس آخری حصے کا پچھلے تین (3) حصوں سے گہرا تعلق ہے، بالخصوص احکامات سے متعلق تیسرے حصے سے۔ اس اختتامی حصے کی حیثیت خلاصہ کی سی ہے۔

1- آیت 284 میں، بتایا گیا ہے کہ زمین و آسمان کا مالک ﴿الله﴾ امامت کی تبدیلی کا اختیار رکھتا ہے، وہ ﴿على كُلِّ شَيء قَدِير﴾ ہے۔ زمین و آسمان کا مالک ﴿الله﴾ قیامت کے دن آخری شریعت کے اِن احکامات پر عمل درآمد کا محاسبہ نیت اور عمل کے مطابق کرے گا۔

2- آیت 285 میں، واضح کیا گیا کہ آخری شریعت اور اُس کے احکام پر سب سے پہلے خود رسول ﷺ اور صحابہؓ ایمان لے آئے۔ امتِ مسلمہ، بنی اسرائیل کے یہودیوں کی طرح رسولوں میں تفریق نہیں کرتی۔
وہ دونوں خاندانوں کے رسولوں پر ایمان رکھتی ہے۔ امتِ مسلمہ ﴿سَمِعنَا وَأَطَعنَا﴾ کہتی ہے۔ بنی اسرائیل کے یہودیوں کی طرح ﴿سَمِعنَا وَعَصَينا﴾ نہیں کہتی، جس کا ذکر آیت 93 میں کیا گیا تھا۔

3- آخری آیت 286 میں، آخری امت کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ حسبِ ذیل اصول ذہن نشین کر لیں۔

(a) مسلمان آخری شریعت کے احکام پر حسبِ استطاعت عمل کر سکتے ہیں۔ ﴿لَا يُكَلِّفُ اللهُ نَفسًا اِلَّا وُسعَهَا﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(b) برائیوں پر سزا اور نیکیوں پر جزا ملے گی۔﴿لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ﴾

(c) نسیان اور خطا (بھول چوک) پر مؤاخذہ نہیں ہو گا۔﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ إِن نَّسِينَآ أَوْ أَخْطَأْنَا﴾

(d) آزمائشوں سے بچنے کے لیے دعا کرتے رہنا چاہیے﴿رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ﴾

(e) کافروں پر غلبے کے لیے اللہ تعالیٰ کو ولی اور کارساز﴿مَوْلٰنَا﴾مان کر، اس سے مضبوط روحانی تعلق قائم کرنا چاہیے، جو عفو و درگزر، مغفرت اور رحمت کی دعاؤں کے بغیر ممکن نہیں﴿وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنتَ مَوْلٰنَا﴾

(f) قیامت تک امتِ مسلمہ کا اصل مقابلہ، بنی اسرائیل کے کفار کے ساتھ ہو گا (بقیہ قوموں کی حیثیت ذیلی رہے گی) کافروں پر غلبے کے لیے اللہ کی مدد ضروری ہے اس لیے جنگی تیاریوں کے ساتھ ساتھ، اللہ سے دعا بھی مانگتے رہنا چاہیے۔﴿فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِينَ﴾

سورۃ البقرۃ کے آخری حصے کا مرکزی مضمون

اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق کی بنیاد پر آخری امت کو آخری شریعت کے احکام پر، نیک نیتی کے ساتھ، حسبِ استطاعت عمل کرنا چاہیے، تاکہ کافروں پر (بالخصوص اہل کتاب پر) غلبہ حاصل ہو سکے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ